وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیرِ اہتمام

سالانہ امتحانات کا انعقاد

گزشتہ ماہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیرِ انتظام ملک بھر میں سالانہ امتحانات کا انعقاد ہوا۔ ہفتے بھر پر مشتمل یہ امتحانات بحسن وخوبی اختتام پذیر ہوئے، اور ایک مہینے سے بھی کم مدت میں امتحانی پرچے چیک کر کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا۔ امتحانات میں مجموعی طور پر ۲ لاکھ ۱۷ ہزار ۹۲۶ طلبہ وطالبات نے شرکت کی۔ امتحان دینے والے طلبہ کے لیے ۱۷۷۵/ امتحانی مراکز قائم کیے گئے تھے جہاں مجموعی طور پر ۱۰ ہزار ۶۷۰ اساتذہ نے نگرانی کے فرائض انجام دیے۔ وفاق المدارس العربیہ کے تحت شعبہ تحفیظ کے امتحانات میں ۴۷ ہزار ۸۴۴ حفاظ نے شرکت کی۔ امتحانات کا تمام دورانیہ نہایت پُر امن اور پُر سکون رہا، عام روایتی عصری اداروں کے امتحانات کی طرح یہاں نقل یا بوٹی مافیا کا کوئی تصور بھی نہیں تھا، اگر کہیں شکایت ملی تو فوراً ضابطے کی کارروائی کی گئی۔ امتحانات کے دوران مختلف سینٹرز کا دورہ کرنے والے متعدد سماجی وسیاسی رہنماؤں نے وفاق المدارس العربیہ کے امتحانی نظم ونسق کو تسلی بخش قرار دیتے ہوئے کہا کہ وفاق المدارس کا امتحانی نظام پورے ملک کے لیے رول ماڈل اور قابلِ تقلید ہے۔

''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' کی باگ ڈور جن افراد کے ہاتھوں میں ہے وہ الحمد للہ! علم وتقویٰ اور للٰہیت کے پیکر ہیں، ان اکابر کے نزدیک طلبۂ کرام ان کے پاس امانت ہیں جن کے بلند تعلیمی معیار کا تحفظ اور اس میں مزید ترقی ان کے فرائضِ منصبی میں شامل ہے، یہی وجہ ہے کہ طلبہ کرام کے امتحانات کے سلسلے میں خصوصی انتظامات کیے جاتے ہیں اور انہیں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے اہل افراد کے ہاتھوں میں زمامِ کار دی جاتی ہے۔

وفاق المدارس العربیہ چوں کہ اصلاً امتحانی بورڈ ہے، اسی مناسبت سے اس کے امتحانی نظم کی درج ذیل ممتاز اور قابلِ قدر خصوصیات ہیں:

☆...... پرچوں کی تیاری میں مکمل طور پر رازداری کا اہتمام کیا جاتا ہے، ہر پرچہ ایک سے زائد حضرات سے بنوایا جاتا ہے۔ پرچہ تیار کرنے والے فرد کو قطعاً یقین نہیں ہوتا کہ اس کا تیار کردہ امتحانی پرچہ منتخب ہو جائے گا۔

☆...... جو سوالیہ پرچے تیار ہو کر آتے ہیں ان کے معیار کو خوب پرکھا جاتا ہے، ہر طرح سے اطمینان ہو جانے کے بعد اگلے مرحلے کے لیے روانہ کیا جاتا ہے۔

☆...... پرچوں کی کمپوزنگ، پرنٹنگ، ترسیل کے تمام مراحل احتیاط اور راز داری سے طے کیے جاتے ہیں، پرچوں والے تھیلے ر پیکٹ کی سیل امتحانی سینٹر میں طلبہ کے سامنے کھولی جاتی ہے۔

☆...... امتحانات کے انعقاد کے بعد حل شدہ پرچوں کی پڑتال اور مارکنگ کا مرحلہ آتا ہے، اسے بھی انتہائی صاف وشفاف رکھا جاتا ہے، پرچے چیک کرنے والے حضرات کو مختلف گروپوں میں تقسیم کر کے ان پر نگران اور نگران اعلیٰ مقرر کیے جاتے ہیں۔ پرچے چیک ہونے کے بعد امتحانی کمیٹی یا وفاق کے مرکزی قائدین ان پرچوں پر نظر ثانی بھی کرتے ہیں۔

☆...... پرچے چیک کرنے سے قبل تمام پرچوں پر فرضی رول نمبر لگا دیے جاتے ہیں اور اصل امتحانی رول نمبر صیغۂ راز میں رکھا جاتا ہے، یوں پرچہ چیک کرنے والے ممتحن کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کس کا پرچہ چیک کر رہا ہے۔

☆......امتحانات کے سلسلے میں خدمات انجام دینے والے تمام علماء کرام کو معقول اعزازیہ بھی دیا جاتا ہے۔

☆......امتحانات کے بعد تقریباً ایک ماہ کے مختصر عرصے میں پرچوں کی جانچ پڑتال اور مارکنگ کے بعد نتائج کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔

اس تمام شفاف عمل کے بعد بھی اگر کسی طالب علم کو اپنے نتائج کے حوالے سے کسی قسم کا شبہ ہو تو وہ نظر ثانی کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔ یوں امتحانات کا عظیم الشان مرحلہ تکمیل پذیر ہو جاتا ہے۔ ہمارے خیال میں اس نظم امتحان کی کوئی دوسری مثال ہمارے ملک میں نہیں پائی جاتی۔ اگر عصری تعلیمی نظام سے موازنہ کیا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آئے گی کہ ان بوریہ نشین مولویوں کا پلڑا اس باب میں الحمدللہ! بھاری ہے۔

علاوہ ازیں تمام تر حکومتی ہتھکنڈوں، سیکولر طبقات، این جی اوز اور میڈیا کی مخالفانہ یلغار کے باوجود مدارس میں پہلے کی بہ نسبت داخلوں میں اضافہ ہوا ہے، عوام کا مدارس پر اعتماد اور تعلق بڑھا ہے۔ ایک اخباری رپورٹ کے مطابق مدارس میں معروف شخصیات، سیاست دانوں، وزراء، بیوروکریٹس، تاجر اور اہم شخصیات کے بچے بھی زیر تعلیم ہیں۔

ایک اور سروے رپورٹ کے مطابق مدارس دینیہ کے طلبہ محنت اور اپنے مقصد سے سچی لگن کے باعث عصری اداروں میں بھی کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ کراچی کی وفاقی اردو یونیورسٹی سے چار برس میں ۴۰۰ سے زائد علماء ایم اے عربی، ۱۲ طلبہ پی ایچ ڈی اور ۱۳ طلبہ ایم فل کر چکے ہیں۔ ان تفصیلات کے بعد حکومتی اداروں، سیکولر لابیوں اور میڈیا ہاؤسز میں بیٹھے دانش وروں کو خود ہی اندازہ لگا لینا چاہیے کہ ان کے تمام تر مخالفانہ پروپیگنڈے رائیگاں گئے اور

ان کی ہاہا کار کا اُلٹا اثر یہ ہوا کہ مدارس اور مدارس کے طلبہ کی تعداد پہلے سے کہیں زیادہ بڑھی ہے، اس پر اَللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان تمام کامیاب طلبہ خصوصاً امتیازی درجوں میں کامیاب ہونے والے طلبہ کو مبارک باد دیتا ہے۔ اَکابر وفاق فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کے لیے نیک خواہشات کے ساتھ اس بات کے متمنی ہیں کہ انہوں نے دس بارہ سال اپنے مادرِ علمی میں رہ کر جن علوم دینیہ کی تحصیل کی ہے، ان کے تحفظ، ان کی تبلیغ وترویج اور نشرواشاعت کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے۔ قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ خود کو بھی دین وشریعت کے سانچے میں ڈھالیں گے اور اپنے ماحول میں بھی تبدیلی لائیں گے ......ان شاء اللہ!...... اَللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو، آمین!

ڈی جی رینجرز سندھ کا دورۂ مدارس:

گزشتہ ماہ کا ایک اہم واقعہ ڈائریکٹر جنرل رینجرز سندھ، میجر جنرل بلال اکبر کا کراچی کے دو مدرسوں ''جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن'' اور ''دارالعلوم کراچی'' کا دورہ ہے۔ ڈی جی رینجرز نے جامعہ بنوری ٹاؤن کی تقریب ختم بخاری شریف میں شرکت کی اور یہاں انہوں نے خطاب بھی کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ:

> ''میں خود کو بڑے دینی ادارے اور علماء کے درمیان پا کر دِلی خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ بچپن میں دینی تعلیم حاصل نہ کر سکنے کا دُکھ ہے، لیکن تیس برس سے خود کو دین کا طالب علم تصور کرتا ہوں اور یہی رہنا چاہتا ہوں۔ محاذ پر قرآن پاک کے ترجمہ اور تفسیر کا مطالعہ شروع کیا اور یہ آج تک کا معمول ہے۔ روز تلاوت کرتا ہوں اور ترجمہ قرآن پڑھتا ہوں......!!'' انہوں نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''جن بھائیوں نے دین کی تعلیم مکمل کی ان سے گزارش ہے کہ نرمی پیدا کریں اور دین کی تعلیم نرمی سے پھیلائیں تاکہ لوگ دین کی جانب رجوع کریں۔ نرمی کے ساتھ مسلسل محنت کرنا ہوگی، جس کا سبق ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے بھی ملتا ہے۔ ہم سب نے مل کر اس ملک کی حفاظت کرنی ہے، جو اسلام کے نام پر بنا تھا۔ پاکستان کو تا قیامت رہنا ہے، ہم سب ملک کے خدمت گار ہیں، دین کی تعلیم مکمل کرنے والوں کو مبارک باد دیتا ہوں۔'' (روزنامہ اُمت ۲۷/اپریل ۲۰۱۶ء)

اس کے چند روز بعد ڈی جی رینجرز نے دارالعلوم کراچی کا دورہ بھی کیا۔ جنرل بلال اکبر صاحب تقریباً دو گھنٹے دارالعلوم کراچی میں رہے اور انہوں نے حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم، حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

سے خصوصی ملاقات کے علاوہ جامعہ کے مختلف شعبوں کا دورہ کیا اور وفاق المدارس کے امتحانی سینٹر میں بھی گئے۔ امتحانات کے روح پرور منظر کو دیکھ کر ڈی جی رینجرز نے وفاق المدارس کے مثالی امتحانی نظام کی تعریف کی۔۱۲ مئی بروز جمعرات امتحانات کا آخری پرچہ تھا۔انہوں نے امتحانی سینٹر میں ایک پرچہ لے کر اسے پڑھا اور پرچے کے ایک فقہی سوال کے حوالے سے جنرل صاحب نے اس مسئلے پر گفتگو کی اور ائمہ وفقہا کے اختلاف کا بھی ذکر کیا، جسے سن کر حاضرین حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔(روزنامہ اُمت ۱۲/مئی ۲۰۱۶ء)

کسی حاضر سروس جنرل کے اس دورے کو بڑے پیانے پر سراہا گیا ہے۔ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم نے بذاتِ خود جنرل صاحب کو فون کر کے ان کی آمد کا شکریہ ادا کیا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

ماضی قریب میں مدارس عربیہ کے حوالے سے جس قسم کے اقدامات ہوتے رہے اور جس قسم کا معاندانہ پروپیگنڈا ہر سطح پر جاری رہا، وہ انتہائی تکلیف دہ عمل تھا۔ پاکستان کے ایک مقتدر ادارے کے ڈی جی کا اس طرح کا دورہ یقیناً اہلِ مدارس کے زخمی دِلوں پر مرہم کا باعث بنا ہے اور ان کے مثبت خیالات نے اہلِ مدارس کو حوصلہ دیا ہے۔

جناب بلال اکبر صاحب نے بنوری ٹاؤن کی تقریب میں طلبہ کو جن نصیحتوں سے نوازا ہے بالکل بجا ہے، نرمی اور حسنِ عمل سے دین کی تبلیغ خود دین کا تقاضا ہے۔ دینی مدارس، تبلیغی جماعت اور خانقاہی ادارے اسی پر کاربند ہیں، آج جس شدت پسندی کا ہم سب لوگ شکار ہیں اس کا سبب دراصل کچھ اور ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس شدت پسندی کا تعلق محض مذہبی طبقے سے نہیں اس وقت یہ شدت پسندی غیر مذہبی طبقات میں بھی بدرجہ اُتم پائی جاتی ہے۔ دوسری بات جو غور فرمانے کی ہے کہ جب ادارے یا افراد اپنے اصل کام سے ہٹ کر دوسرے اُمور انجام دینے لگیں یا اپنا کام خود کرنے کی بجائے دوسروں سے لینے لگیں تو خرابی پیدا ہونا لازمی امر ہے...... **وضع الشی فی غیر محلہٖ ظلم**۔ مثلاً پاک فوج کا ماٹو ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ ہے...... وہ اپنا اصل کام انجام دینے کی بجائے کچھ اور کرے گی تو خرابی پیدا ہو سکتی ہے۔ اسی طرح دینی مدارس اور طلبہ کا کام علوم دینیہ کا حصول اور ان کا تحفظ ہے، معاشرے کی اصلاح، تعلیمات دینیہ کی نشر واشاعت ان کا فرضِ منصبی ہے، گویا وہ پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کے محافظ ہیں، ان سے اگر غیر تعلیمی اور غیر علمی کام لیا جائے گا تو خرابی پیدا ہوگی۔ عیاں راچہ بیاں؟! ہمارے خیال میں اس حقیقت کے اِدراک کے لیے بہت زیادہ فہم ودانش کی بھی ضرورت نہیں، وماعلینا الا البلاغ المبین۔

☆☆☆